131463 ـ کیا کتابی عورت کی مسلمان بچے کور ضاعت سے حرمت ثابت ہو جائیگی ؟

سوال

میرا ایک دودھ پیتا بچہ ہے، ہمارے پڑوس میں نصرانی رہتے ہیں، بعض اوقات جب بچے کی ماں موجود نہ ہو تو پڑوسی کی نصرانی بیوی میرے بچے کو آ کر دودھ پلا جاتی ہے اس رضاعت کا حکم کیا ہو گا، اور کیا اس نصرانی عورت کی اولاد میرے بیٹے کے رضاعی بھائی ہونگے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

رضاعت کے لیے مسلمان ہونا شرط نہیں؛ بلکہ اگر کوئی نصرانی یا یھودی عورت یا ہندو اور سکھ یا کسی اور دین سے تعلق رکھنے والی عورت بھی کسی مسلمان بچے کو پانچ رضعات ایک ہی مجلس یا کئی ایک مجلس میں دودھ پلائيں تو وہ اس کی رضاعی ماں بن جائیگی.

ایک رضعہ یہ ہے کہ بچہ دودھ چوسنے لگے اور وہ دودھ اس کے پیٹ میں چلا جائے پھر بچہ سانس لینے یا پھر پستان بدلنے کے لیے پستان کو چھوڑ دے تو یہ ایک رضعہ اور ایک بار کہلاتا ہے، اس طرح اگر پانچ رضعات ہوں تو اس سے حرمت ثابت ہو جائیگی.

اہم یہ ہے کہ پانچ رضعات بچے کی دو برس کی عمر تک ہوں تو اس سے حرمت ثابت ہو جائیگی؛ جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے، (لیکن اگر ضرورت پیش آئے تو بڑی عمر میں بھی رضاعت سے حرمت ثابت ہو جائیگی جیسا کہ حدیث سالم سے ثابت ہے) چاہے ایک مجلس میں ہو یا پھر کئی ایک مجالس میں یا کئی ایام میں پانچ بار پیا ہو.

حدیث میں درج ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سهلة بنت سہیل کو حکم دیا تھا کہ و سالم کو پانچ رضعات دودھ پلا دے "

اور دوسری صحیح حدیث میں ہے کہ:

" قرآن مجید میں دس معلوم رضعات نازل ہوئی تھیں، پھر انہیں پانچ معلوم رضعات کے ساتھ منسوخ کر دیا گیا، چنانچہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو معاملہ اسی پر تھا "

اسے امام مسلم نے صحیح مسلم اور امام ترمذی میں جامع ترمذی میں روایت کیا ہے، مندرجہ بالا الافظ ترمذی کے

ہیں.

یہ دونوں اور اس معانی کی دوسری احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں کہ حرمت کے لیے پانچ یا اس سے زائد رضعات ضروری ہیں، اور ایک دوسری حدیث میں وارد ہے:

" رضاعت صرف دو برس کی عمر میں ہے "

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بچے کی عمر دو برس ہونا ضروری ہے، (لیکن ضرورت کی خاطر دو برس کے بعد بھی رضاعت ثابت ہو سکتی ہے) اس لیے جب دونوں شرطیں پائی جائیں تو دودھ پلانے والی عورت بچے کی رضاعی ماں بن جائیگی چاہے وہ عورت کافرہ ہی کیوں نہ ہو، اور اس عورت کی اولاد دودھ پینے والے بچے کے رضاعی بہن بھائی بن جائینگے جیسا کہ مسلمان عورت کی رضاعت سے ثابت ہوتا ہے.

عام قاعدہ اور اصول یہی ہے کہ دو برس کی عمر کے بعد جو رضاعت بھی ہوگی وہ اثرانداز نہیں ہوگی اور اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی؛ جیسا کہ درج ذیل احادیث سے ثابت ہوتا ہے:

" رضاعت وہی ہے جس سے انتڑیاں پھول جائیں اور دودھ چھڑانے کی عمر سے قبل ہو "

ایک حدیث میں ہے:

" رضاعت صرف دو برس کی عمر میں ہی ہے "

یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں، اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا:

" رضاعت بھوک سے ہوتی ہے "

اس لیے عام یہی ثابت ہوا کہ رضاعت کے لیے دو برس کی عمر ہونا ضروری ہے، یہی ثابت ہے اور جمہور علماء کرام بھی اسی کے قائل ہیں " انتہی

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ

دیکھیں: فتاوی نور علی الدرب (3 / 1864).

لیکن اگر کوئی خاص سبب اور ضرورت ہو تو بڑی عمر میں بھی رضاعت ثابت ہوگی جیسا کہ حدیث میں ملتا ہے کہ سالم کو جبکہ ان کی داڑھی بھی تھی دودھ پلایا گیا.

والله اعلم.